معاشی مجبوریوں کی وجہ سے گھر والوں نے ملازمت کی اجازت دی ہے

لاک ڈاؤن کی وجہ سے جتنا عرصہ فیکٹری بند رہی میرے سمیت تمام ورکرز کو اس کا معاوضہ دیا جائے

کیس اسٹڈی: لیبر ایجوکیشن فاؤنڈیشن

میرا نام رشیدہ (فرضی نام) ہے۔ عمر تقریباً 42 سال ہے۔ پانچ افراد پر مشتمل میری فیملی ہے اور میں فیصل آباد میں رہتی ہوں۔ میرے والدین اور گھر کے دیگر افراد بھی کوئی پڑھے لکھے نہیں تھے۔ اس لئے مجھے بھی کسی نے سکول نہیں بھیجا۔ جونہی ہوش سنبھالا تو فیکٹری میں مزدوری کرنے لگی۔ کافی عرصہ سے فیصل آباد میں ایک ٹیکسٹائل مل میں بطور مشین آپریٹر کام کر رہی ہوں۔ اس یونٹ میں کم و بیش 2000 ورکرز کام کرتے ہیں جن میں 400 کے قریب خواتین ورکرز ہیں۔ اس فیکٹری میں ٹی شرٹ، ٹراؤزر اور ہڈ تیار کئے جاتے ہیں۔ میں ٹی شرٹ کے علیحدہ علیحدہ پارٹس کی سلائی کا کام کرتی ہوں۔ میں ایک ہنر مند ورکر ہوں اور تقریباً 18 سال کا ہوزری گارمنٹ لائن میں کام کا تجربہ رکھتی ہوں۔ میری تنخواہ 17500 روپے ماہانہ ہے اور ڈیوٹی آٹھ گھنٹے ہے۔ اوور ٹائم صرف پیس ریٹ پر کام کرنے والے اور کنٹریکٹ ورکرز سے لگواتے ہیں اور انہیں سنگل اوور ٹائم کا معاوضہ دیتے ہیں۔ میں چونکہ تنخواہ دار ہوں، مجھ سے اوور ٹائم نہیں لگواتے۔ موجودہ مہنگائی کے تناسب سے 17500 روپے تنخواہ بہت کم ہے۔ اس سے گزارہ کرنا انتہائی مشکل ہے۔ فیکٹری میں میرے سمیت تمام ورکرز کے سوشل سکیورٹی کارڈ بنے ہوئے ہیں جبکہ ای او بی آئی کی سہولت صرف تنخواہ دار ورکرز کو میسر ہے۔ کنٹریکٹ، پیس ریٹ پر کام کرنے والے اور ڈیلی ویجز کے ای او بی آئی کارڈ نہیں بناتے ہیں۔ جو ماہانہ تنخواہ وصول کرتی ہوں گھر میں یوٹیلیٹی بلز کی ادائیگی اور راشن وغیرہ پر خرچ ہوتی ہے۔ فیصلہ سازی میں بھی گھر کے دیگر افراد مجھے شامل رکھتے ہیں۔ میں چونکہ ایک فارمل سیکٹر میں کام کرتی ہوں اور میں نے دیکھا ہے کہ فارمل سیکٹر میں مزدوروں کو تھوڑی بہت سہولیات میسر ہیں جبکہ انفارمل ورکرز کو سوشل سیکورٹی اور ای او بی آئی جیسے اداروں میں رجسٹر نہیں کیا جاتا۔ یہ ورکرز اپنے قانونی حقوق سے بھی محروم ہیں۔ ہماری فیکٹری میں کام کے حالات کار دیگر گارمنٹ اداروں سے کافی حد تک بہتر ہیں۔ ہمارے سینئرز کا خواتین ورکرز کے ساتھ رویہ بہت اچھا ہے۔ اگر کوئی مسئلہ ہو تو فوراً حل کر دیتے ہیں۔ یعنی میرے سمیت تمام ورکرز باوقار طریقہ سے کام کر رہی ہیں۔ فیکٹری میں پیشہ وارانہ ہیلتھ اینڈ سیفٹی کے معاملات بھی کافی حد تک بہتر ہیں۔ اگر کوئی ایمرجنسی ہو تو ورکرز کا پورا خیال رکھا جاتا ہے۔ کام کے دوران کوئی ورکر اگر بیمار ہو جائے یا زخمی ہو جائے تو موقع پر ہی بلاتفریق فرسٹ ایڈ دی جاتی ہے۔ اگر ہسپتال جانا پڑے تو ایمبولینس کی سہولت موجود ہے۔ جنسی ہراسانی کے حوالے سے بھی فیکٹری میں خواتین ورکرز کو کسی قسم کے مسائل کا سامنا نہیں ہوتا۔ اگر پھر بھی کسی خاتون ورکر کو شکایت ہو تو فیکٹری میں موجود اینٹی ہراسمنٹ کمیٹی فوراً نوٹس لیتی ہے اور خاتون ورکرز کی شنوائی ہوتی ہے۔ گلی محلہ اور فیکٹری میں آنے جانے کے دوران بھی مجھے کسی قسم کی ہراسانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا کیونکہ فیکٹری کی گاڑی میں سفر کرنا ہوتا ہے۔ عورت ہونے کے ناطے گھر والوں کی جانب سے باہر آنے جانے پر پابندیاں اور رکاوٹیں ہیں۔ مگر گھر بیٹھ کر اخراجات تو پورے نہیں ہوتے، اس لیے گھر والوں نے بھی معاشی مجبوریوں کی وجہ سے فیکٹری میں

ملازمت کرنے کی اجازت دے دی ہے۔ ہماری فیکٹری میں خاتون اور مرد ورکرز کیساتھ ملازمت کرنے، ڈیوٹی ٹائم اور تنخواہوں کے حوالے سے یکساں سلوک کیا جاتا ہے۔اسی طرح مذہب اور اور ذات پات کے حوالے سے اور تنخواہ و کام کی نوعیت کے حوالے سے کسی قسم کی کوئی تفریق یا امتیازی سلوک نہیں کیا جاتا۔مہارت بڑھانے، تنخواہ میں اضافہ، حالات کار بہتر بنانے اور پروموشن کے حوالے سے تمام ورکرز کو فیکٹری میں ترقی کے مواقع ملتے ہیں۔تجربہ کے حساب سے فیکٹری انظامیہ کی جانب سے ورکرز کو خود بخود ہی پروموٹ کر دیتے ہیں اور تنخواہ بڑھا دیتے ہیں۔ مجھے کئی بار سپروائزر بننے کی آفر ملی ہے مگر میں نے ذمہ داری بڑھنے کی بنا پر انکار کر دیا۔ ہماری فیکٹری میں باقاعدہ ورکرز کی یونین موجود ہے اور میں بھی اس یونین کی ممبر ہوں۔اگر ورکرز کو کوئی مسئلہ ہو تو یونین حل کروا دیتی ہے۔مزدور حقوق کے بارے زیادہ نہیں جانتی اور نہ ہی کبھی سیکھنے کا موقع ملا۔اس لئے لیبر قوانین کے بارے بھی کوئی جانکاری نہیں ہے۔میرا فیکٹری کارڈ بنا ہوا ہے کیونکہ جب بھی کوئی مزدور فیکٹری میں بھرتی ہوتا ہے اس کی فائل بنتی ہے اور اسے کوڈ مل جاتا ہے۔ میرے پاس بھی صرف فیکٹری کارڈ ہی شناخت نامہ ہے۔ بھرتی لیٹر پُر کر کے ورکرز کو نہیں دیتے، فائل میں لگا کر اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔اگر کوئی ورکر مانگے تو بھی نہیں دیتے۔

کرونا کے حوالے سے ہماری فیکٹری کی انتظامیہ نے ورکرز کے تحفظ کے لیے خصوصی اقدامات کئے۔اگرچہ ورکرز کو ماسک نہیں دیئے گئے۔ورکرز ماسک خود خریدتے اور ماسک کی مکمل پابندی تھی۔ ہر گھنٹے بعد ورکرز صابن سے ہاتھ دھوتے اور سینٹی ٹائز کرتے۔فیکٹری گیٹ پر بھی ورکرز کے داخلے اور نکلتے وقت سینٹی ٹائزر سپرے کیا جاتا۔ورکرز کا باقاعدہ ٹمپریچر گن کے ذریعے ٹمپریچر چیک کیا جاتا اور تمام ایس او پیز پر مکمل عملدرآمد کیا جاتا رہا۔مگر کرونا کی وجہ سے تقریباً ڈیڑھ ماہ سے زیادہ عرصہ تک فیکٹری بند رہی اور اس بندش کے دورانیہ کی مجھے تنخواہ نہیں ملی۔ نہ ہی فیکٹری کی جانب سے کوئی راشن یا امدادی پیکج دیا گیا جس کی وجہ سے ذہنی اور معاشی طور پر ایک دباؤ رہا۔کچن چلانا اور دیگر ضروریات پوری کرنا مشکل ہو گیا، مہنگائی نے تو پہلے ہی مارا ہوا تھا۔کوئی کام نہ تھا جسے کر کے تھوڑا بہت راشن ہی خرید سکتے بس پھر ادھار لیکر گزارہ کیا اور کھانے پینے میں بہت حد تک کمی کی۔ کسی سماجی تحفظ کے ادارے سے بھی رابطہ نہیں کیا اور نہ ہی اس بارے کوئی معلومات تھیں۔الغرض نہ حکومت نے نہ فیکٹری انتظامیہ نے اور نہ ہی کسی اور ادارے نے ہماری مدد کی۔ جب دوبارہ فیکٹری کھلی، کام شروع ہوا تو میں نے اور میرے گھر والوں نے سکھ کا سانس لیا۔ یعنی کرونا وباء کی وجہ سے تقریباً ڈیڑھ ماہ سے زیادہ عرصہ میں بے روزگار رہی ہوں۔اب حالات بہتر ہیں۔مالکان کے پاس گارمنٹ کے آرڈر پہلے سے بھی زیادہ ہیں اور ہمارا روزگار بھی چل رہا ہے۔مستقبل کے حوالے سے میں کہنا چاہوں گی کہ وباء ابھی مکمل ختم نہیں ہوئی، کرونا ایس او پیز پر فیکٹریوں میں مکمل عملدرآمد ہونا چاہیے اور ورکرز کو بھی ہر قسم کا سماجی و معاشی تحفظ فراہم کرنا چاہیے۔اس سلسلے میں میرا مطالبہ ہے کہ تمام ورکرز کو سوشل سکیورٹی اور ای او بی آئی میں رجسٹرڈ کیا جائے۔مہنگائی کے تناسب سے تنخواہیں بڑھائی جائیں۔ ہر ورکر کو مستقل ملازمت دی جائے اور لاک ڈاؤن کی وجہ سے جتنا عرصہ فیکٹری بند رہی میرے سمیت تمام ورکرز کو اس کا معاوضہ ادا کیا جائے۔